جلد ۵۲/۱۷ | یکم اخاء ۱۳۴۲ ہش ۱۲ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ یکم اکتوبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۲۹

جماعت احمدیہ نرائن گنج کی طرف سے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا پرتپاک خیر مقدم

ڈھاکہ کے تعلیمی اداروں کا دورہ۔ خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو باہمی اخوت اور روحانی ارتقا کی تلقین

ڈھاکہ (بذریعہ تار) نمائندہ الفضل مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب اپنے تار مرسلہ ۲۷ ستمبر میں مطلع فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۶ ستمبر کو جماعت احمدیہ نرائن گنج نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) کا نہایت پرتپاک خیر مقدم کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ... بھی آپ کے خیر مقدم کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف سٹیمر کے ذریعہ جیسور اور کھلنا ہوتے ہوئے محترم جناب مولوی محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان، محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی معیت میں نرائن گنج پہنچے تھے۔

۲۰ ستمبر کی صبح کو حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے ڈھاکہ کے نزدیک نئی آبادی میں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے مکان کا سنگ بنیاد رکھا دوپہر سے قبل آپ نے ڈھاکہ کے تعلیمی ادارے دیکھے۔ جس ادارہ میں بھی آپ تشریف لے گئے۔ اس ادارہ کے سربراہ نے آپ کا استقبال کیا۔ اور آپ کو ساتھ لے جاکر ادارہ کے مختلف شعبہ جات دکھائے۔ تعلیمی اداروں کے معائنہ سے واپس تشریف لاکر آپ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ میں آپ نے مشرقی پاکستان کے احمدی احباب کو تلقین فرمائی کہ وہ روحانی ترقی کی طرف خاص توجہ دیں اور اس میں نمایاں امتیاز حاصل کریں۔ نیز باہمی محبت واخوت کا بہت اعلیٰ نمونہ قائم کر کے دکھائیں۔

مشرقی پاکستان کے انگریزی۔ بنگالی اور اردو روزناموں میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے دورۂ مشرقی پاکستان آپ کی مصروفیات اور سرگرمیوں کے متعلق خبریں برابر شائع ہورہی ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۳۰ ستمبر وقت ۸½ بجے صبح

پرسوں حضور کو وقفوں کے ساتھ بے چینی کی تکلیف ہوجاتی رہی۔ شام کے وقت اعصابی ضعف بھی رہا۔ کل رات چونکہ حضور کی نیند اچاٹ ہوگئی تھی۔ لہذا ۲ بجے صبح نیند آور دوا دینی پڑی۔ جس کے نتیجہ میں کل دن کا اکثر حصہ حضور نے سوکر گزارا ویسے عام طبیعت نسبتاً بہتر رہی اور اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ ستمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت دو دن بفضلہ تعالیٰ بہتر رہی لیکن پرسوں شام سے اب پھر کمزوری زیادہ محسوس ہو رہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین۔

ربوہ ۳۰ ستمبر۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ پہلے سے کچھ بہتر ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مبلغ مشرقی افریقہ مکرم منیر الدین احمد صاحب پاکستان واپس تشریف لا رہے ہیں

نیروبی (بذریعہ تار) مشرقی افریقہ میں تین سال تک کامیابی سے فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مکرم منیر الدین احمد صاحب ۲۶ ستمبر کو ممباسہ سے بذریعہ بحری جہاز کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔ ممباسہ میں کینیا مشن کے مبلغ انچارج مکرم الحاج مولوی نور الحق صاحب انور اور احباب جماعت نے آپ کو نہایت پرخلوص طور پر الوداع کہا۔

احباب جماعت آپ کی بخیر و عافیت واپسی کیلئے دعا کریں۔

ام الالسنہ

جیسا کہ اس سے قبل احباب کو بذریعہ الفضل اطلاع دی جاچکی ہے۔ دفتر ریویو کی طرف سے محترم مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی مایہ ناز تصنیف

ARABIC — The Mother OF ALL LANGUAGES

عنقریب شائع کی جارہی ہے۔ کتاب چونکہ محدود تعداد میں شائع کی جائے گی۔ اس لئے جو احباب اس کی خرید میں دلچسپی رکھتے ہوں ان کو چاہیئے کہ وہ جلد تر دفتر ہذا کو اطلاع دیکر اپنی کتب ریزرو کروالیں۔

مینجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز
ربوہ ضلع جھنگ

"وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا"

—— محترم سید داؤد احمد صاحب مینجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ربوہ ——

خاکسار کی طرف سے عنوان بالا کے تحت شائع شدہ اعلان کے بعد بہت سے احباب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اپنے ساتھ گزرے ہوئے واقعات تحریر کر کے خاکسار کو بھجوائے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اس سلسلہ میں دوسرے احباب سے بھی گزارش ہے کہ وہ بھی اس طرف توجہ فرمائیں اور جلد تر ایسے تمام واقعات خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ ارادہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمادے تو ایسے تمام واقعات و تاثرات کو کتابی صورت میں شائع کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصلح موعود کے بارہ میں پیشگوئی کی واقعاتی شہادات یکجا کر دی جاویں۔ مجھے امید ہے کہ احباب اس طرف توجہ فرمادیں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم اکتوبر ۶۳ء

پاکستان میں کیسی حکومت ہونی چاہیئے

ذیل میں ہم شیعہ ہفت روزہ "رضاکار" لاہور ۸/۹/۶۳ کے ایک مقالہ کی دوسری قسط سے ایک طویل عبارت نقل کرتے ہیں۔

"فسادات کے سدباب شق (الف) پر سواد اعظم کے علماء متفق الرائے ہیں۔ اس اتفاق نے اب "اجماع امت" یا "اجماع ارباب حل وعقد" کی صورت اختیار کی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ مختلف جماعتوں کے لب ولہجہ میں وہی فرق پایا جاتا ہے جو کبھی مسلم لیگ کے مقابلہ میں کانگرس اور مہاسبھا کی زبان میں تھا۔ جماعت اسلامی اس مطالبے کو یوں بیان فرماتی ہے کہ جہاں اکثریت اقلیت کے کسی جلسے جلوس پر معترض ہو۔ وہاں ایسے جلسے جلوس ممنوع قرار دئے جائیں۔ باقی علماء صاف لفظوں میں یہ اعلان فرما رہے ہیں کہ شیعوں کو لاؤڈ سپیکر کے بغیر امام باڑوں تک ہی محدود رہنا چاہیئے۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمارے اکابر کیوں اس پابندی کو اس شرط کے ساتھ قبول نہیں کرتے کہ پاکستان کو بھی ایک لادینی ریاست میں تبدیل کیا جائے تاکہ یہاں کے تمام مذاہب میں مساوات تامہ قائم ہو۔ ورنہ اس پابندی کی عملی صورت یہی ہوگی کہ ایک مسلک "ایوانوں" تک جا پہنچے اور دوسرا جلوس کی صورت میں اس سڑک سے نہ گذرے جس سے چوروں کو بھی گزرا کرتے ہیں بلکہ محدودیت کے "زندانوں" میں مقید رہے۔ یہ طریق کار اور یہ بے جا امتیاز کسی ملک کا بھی جمہوری نظام قرار نہیں دیا جاسکتا۔

لادینی نظام حکومت کے بغیر سواد اعظم کے علماء کرام کی مجوزہ پابندی ہمارے لئے سعودی عرب کے "نخاولہ" کی مترادف ہوگی۔ جہاں شیعہ کنسنٹریشن کیمپ (کیمپ جبل) میں محصور ہیں جن کو کوئی بھی آزادی حاصل نہیں جن کا حال امرحکن عیائی ابن الریحانی کی گراں قدر تصنیف "ملوک العرب" مطبوعہ بیروت میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

چونکہ پاکستان کے حصول میں ہم نے بھی سواد اعظم کے دوش بدوش قربانیاں دی ہیں۔ عصمتیں لٹائی ہیں اس لئے ہمارے لئے یہ مجوزہ "نخاولہ" اس مشترکہ مملکت میں کسی حیثیت پر بھی قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ چاہیے ہمارے اس عدم قبول سے علماء کرام کے "اجماع امت" کی خلاف ورزی کیوں نہ ہوتی ہو۔ علمائے کرام کو ایسے "نخاولہ" کا اعلان قبل تقسیم ہند ہی فرمانا چاہیئے تھا۔ تاکہ کوئی مشترکہ مملکت وجود میں ہی نہ آتی اور وہ اپنی اجتماعی مساعی سے کوئی خالص سنی مملکت حاصل فرماتے۔ اس طرح کے "نخاولہ" بنانے کے مطالبات مشترکہ مملکت کے حصول کے بعد اٹھانا ان مواعید کی صریح خلاف ورزی ہے۔ جو بانی پاکستان بابائے ملت قائد اعظم مرحوم نے تمام مسلمانوں سے قبل تقسیم ہی بلا امتیاز عقیدہ ومسلک فرمائے تھے۔ اگر لادینی نظام حکومت کی شرط سواد اعظم کے علمائے کرام کو نامنظور ہو تو متبادل صورت یہی نظر آتی ہے کہ نہ صرف شیعہ جلسے جلوس ہی پابندیوں میں جکڑے جائیں۔ بلکہ شیعہ ہر شعبہ زندگی میں مخصوص حدود کے پابند ہوں۔ اس ہمہ گیر محدودیت کی سیاسی اصطلاح جداگانہ اقلیت ہی ہوسکتی ہے۔ کیا علمائے کرام پاکستان کو بھی خدانخواستہ دوسرا بغداد بنانا چاہتے ہیں؟ ایسے مطالبات جس کا انجام وہی "کرخ وحلہ" کے تصادم ہوں گے جن کا انجام زوال بغداد تھا۔ خداوند کریم پاکستان کو ایسے فتنوں سے محفوظ رکھے!"

(ہفت روزہ رضاکار $\frac{9}{63}$ ۸ ص۴)

یہ عبارت ہم نے اس لئے نقل کی ہے کہ اس میں ایک اصولی بات بیان کی گئی ہے جو واحد علاج ہے ان تمام تلخ جھگڑوں کا جو مختلف فرقوں کے درمیان آئے دن پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

یورپ میں خاص کر ایک زمانہ ایسا آیا ہے کہ عیسائیت کے مختلف فرقے باہم دست وگریباں رہتے تھے۔ اور جو فرقہ برسر اقتدار آتا تھا وہ مخالف فرقوں کے لئے آفت بن جاتا تھا۔ چنانچہ اس جنگ زرگری میں ہر فرقہ کے ہزاروں نیک اور قابل انسان ہلاک ہوگئے کسی انسان کی ہلاکت کے لئے صرف اتنی بات کافی ہوتی تھی کہ اس کو برسر اقتدار فرقے کے عقائد سے اختلاف ہوتا تھا۔ یورپ میں احیائے علوم کے دور میں عیسائیت میں دو متقابل فرقے رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ بن گئے۔ آگے پروٹسٹنٹ فرقے کی کئی شاخیں ہوگئیں جن کو باہمی بہت سی باتوں میں اختلاف ہے اس عہد کا یہ خاصہ تھا کہ ہر فرقہ نہ صرف اپنے ہی فرقے کو ناجی سمجھتا بلکہ یہ سمجھتا تھا کہ دوسروں کو بالجبر اپنے فرقہ میں لانا اور اگر کوئی نہ آئے تو اس کو قتل کر دینا مقتول کے فائدہ کے لئے ہے۔ اور چونکہ اس کو اخروی نجات کے لئے اسی کے فائدہ کے لئے مجبور کیا جاتا ہے اس لئے یہ جبر نہیں ہے۔

یہی خیال کسی قدر تبدیلی کے ساتھ اس وقت مسلمانوں میں بھی چل نکلا اور افسوس ہے کہ یورپ تو اب اس مصیبت سے نکل چکا ہے مگر مسلمان اہل علم حضرات ابھی تک اس کو پالتے چلے جاتے ہیں چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے صریح حکم لا اکراہ فی الدین یعنی دین میں کوئی جبر نہیں ہے کی بھی عجیب تاویلیں کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایک خیال یہ ہے کہ اس فقرہ کے یہ معنی ہیں ہیں کہ: جو جبر دین کے لئے کیا جائے وہ جبر نہیں ہوتا بعینہ یہی خیال یورپ کے مسیحیوں میں رائج تھا وہ یہ استدلال کرتے تھے کہ چونکہ نجات صرف ہمارے عقائد رکھنے سے ہی ہوسکتی ہے جو شخص ان سے اختلاف رکھتا ہے وہ غلط راستہ پہ جارہا ہے اور جس طرح مثلاً ایک بچہ جو غلط راستہ پر چل رہا ہو اور روکنے سے نہ رکے تو اس کو جبر سے روکنا جائز ہے۔ اسی طرح غلط عقائد سے جبر کیساتھ روکنا جائز ہی نہیں بلکہ عین ثواب کا کام ہے۔

اس غلط اصول کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر فرقہ جب بھی اقتدار حاصل کرتا اپنے سے اختلاف رکھنے والے لوگوں کو اپنے عقائد پر لانے کے لئے جبر اختیار کرتا اور ایسے قوانین وضع کرتا جن سے دوسرے فرقے اپنے عقائد کے مطابق عمل نہ کرسکتے۔ اسلئے بہت سے لوگ جو اپنے عقائد جبر سے بھی نہ چھوڑتے تھے۔ طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک کر دئے جاتے تھے مگر ایک تعداد ایسی بھی ہوتی جو منافقت سے برسراقتدار فرقے کے عقائد قبول کر لیتا جس سے حکومت اندر ہی اندر کھوکھلی ہو جاتی۔

جبر خواہ کسی قسم کا ہو جبر ہے۔ مثلاً بعض اس قسم کے متعصب لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ملک کا قانون ایسا بنا لیا جائے جس میں دوسرے خیال نہ پنپ سکیں اور دوسرے عقائد والوں پر ایسی پابندیاں عائد ہوجائیں کہ وہ سر نہ اٹھانے پائے اس کو یہ لوگ اکثریت کا حق سمجھتے ہیں حالانکہ یہ صریح ظلم ہے۔ ازمنہ وسطیٰ کا یورپ ان خیالات کے ہر قسم کے اتار چڑھاؤ کا تجربہ کر چکا ہے۔ اور دیکھ چکا ہے کہ اس قسم کا جبر جو قانون کے پردے میں دوسروں پر کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ سخت تلخ نکلتا ہے کیونکہ مظلوم فرقہ اندر ہی اندر برسر اقتدار فرقے کے خلاف کینہ پرورش کرتا رہتا اور جب بھی اس کو موقع ملتا دوسروں کی مدد سے یا اپنی طاقت سے حکومت میں انقلاب لانے کی کوشش کرتا اس کا نتیجہ یہ نکلتا کہ ملک میں امن کی فضا ناپید ہو جاتی اور ہر وقت مذہبی عقائد کی بنیاد پر حکومت بدلتی چلی جاتی جو لازماً مخالفوں کو حرف غلط کی طرح مٹانے کے لئے ملک میں خون کی ندیاں بہا دیتی۔

آخر دانشمندان یورپ نے اس کا ایک علاج نکالا اور انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ مذہبی نام کی حکومت نہ قائم کی جائے بلکہ ایسے وسیع اصولوں پر حکومت قائم ہو جو نہ تو کسی مذہبی فرقہ کی طرفدار ہو اور نہ کسی مخالف فرقہ کی دشمن ہو۔ اس طرح انہوں نے حکومت میں فرقہ وارانہ عقائد کو دخل اندازی سے قطعاً روک دیا۔ اس قسم کی حکومت کا نام انہوں نے Secular حکومت رکھا جس کے لفظی معنی دنیوی حکومت کے کئے جاتے ہیں۔

یاد رہے کہ اسی زمانہ میں جمہوریت کا بھی آغاز ہوا اسی زمانہ میں وہ فرانسیسی انقلاب ہوا جس نے خود مختارانہ بادشاہی کی ہمیشہ تک کے لئے جڑ کاٹ دی۔ آج اگرچہ بعض یورپین ممالک میں شاہی خاندان موجود ہیں مگر یہ محض ایک رسمی بات ہے۔ بادشاہوں کے ہاتھ میں کوئی اختیار نہیں ہے اصل میں حکومت جمہور کے ہی اختیار میں ہے۔ اس طرح جمہوریت اور دنیوی حکومت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور جو شخص کہتا ہے کہ جمہوریت اور دینی حکومت الگ نہیں وہ یا تو جھوٹ بولتا ہے اور یا پھر اس کو حقیقت کا کوئی علم نہیں ہے۔ یہ بہت بڑی جسارت ہے کہ ایک مولوی صاحب نے حال ہی میں یہ بات کہی ہے جو سراسر غلط ہے۔

جمہوریت اور لادینی (secular) حکومت ایک ہی چیز کے دو پہلو ہیں۔ جہاں جمہوریت ہوگی وہاں secularism لازمی ہے اور جہاں secularism ہوگا وہاں جمہوریت ضرور ہوگی۔ البتہ اب بعض یورپین اور ایشیائی ملکوں میں ڈکٹیٹرشپ ظہور پذیر ہوئی ہے۔ خالص ڈکٹیٹر شپ اور بادشاہی میں صرف اس بات میں اختلاف ہے کہ ڈکٹیٹرشپ موروثی نہیں بلکہ اس زمانہ میں یہ ایک نئے اصول کی پیداوار ہے جس کو آئیڈیالوجی کا نام دیا جاتا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ ایک گروہ ایک آئیڈیالوجی یا نظریہ کو ملک و قوم کی فلاح کے لئے ضروری سمجھتا ہے ایک طاقتور شخص اس کو اپنا لیتا ہے اور ایک جماعت اپنے ساتھ ملا کر اقتدار پر قابض ہو جاتا

(باقی ص۵ پر)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے پہلے مقامی اجتماع کے نام

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا پُرمعارف کلام

عیب چینی، اور حسد سے بچیں نیک خیالات رکھیں اور نیکی پھیلائیں

دُعا بڑی دولت ہے، بہت بڑی نعمت ہے، صفائی قلب کا مجرب نسخہ دعا ہی ہے

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے پہلے مقامی اجتماع (منعقدہ ۲۵-۲۶-۲۷ ستمبر ۱۹۶۳ء) کو حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ازراہِ شفقت اپنے خصوصی پیغام سے نوازا۔ آپ نے اِس میں خدام کو بیش بہا نصائح فرماکر انہیں عیب چینی، بدگمانی اور حسد وغیرہ عیوب سے بچنے کی پُرزور تلقین فرمائی اور اِس امر پر زور دیا کہ وہ نیک خیالات رکھیں اور نیکی پھیلائیں اور صحیح طرزِ عمل اختیار کرنے کی خدا سے توفیق چاہتے ہوئے بہت دعائیں کریں۔ کیونکہ صفائی قلب کا مجرب نسخہ دعا ہی ہے۔ آپ کا یہ پُرمعارف پیغام ۲۵ ستمبر کو اجتماع کے دوسرے اجلاس کے شروع میں مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی نے پڑھ کر سنایا۔ جسے جملہ خدام نے عقیدت و احترام کے گہرے جذبات کے ساتھ پوری توجہ اور انہماک سے سنا۔ آپ کے اِس قیمتی پیغام کا مکمل متن افادۂ عام کی غرض سے ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

برادرانِ عزیز!

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مَیں بیمار ہوں مگر آپ کے مہتمم صاحب محترم (مقامی) نے مجبور کردیا۔ قریباً بند آنکھوں سے لکھ کر یہ چند سطور ارسال ہیں۔ ان کے خط سے تین روز پہلے مَیں نے خواب بلکہ نیم خوابی کی حالت میں نظارہ یہ دیکھا کہ چند جوان میرے سامنے کھڑے ہیں اور مَیں اُن کو کچھ نصائح کر رہی ہوں۔ اِس کے بعد اُن کو مخاطب کرکے مگر بلا اختیار یہ مصرعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا میری زبان پر جاری ہوا ؎

عیب چینی نہ کرو مفسد و نمّام نہ ہو

حضرت مسیح موعودؑ ایک واقعہ ہمیں سنایا کرتے تھے کہ ایک بزرگ کو کسی شخص نے آن کر کہا کہ فلاں شخص آپ کو ایسا ایسا بُرا بھلا کہتا ہے۔ اُن بزرگ نے سنکر فرمایا کہ اس نے مجھ پر تیر چلایا مگر وہ راہ میں گر پڑا۔ تم نے اس کو اٹھا کر لا کے میرے سینے میں چبھو دیا۔ گویا دکھ دینے والے تم ہوئے۔ تو آپ لوگ بھی ان عیوب سے بچیں۔ نیک خیالات رکھیں اور نیکی پھیلائیں۔ اپنے گرتے ہوئے بھائیوں کے بازو اور سہارا بن جائیں۔

نیز آپ ہمیں حاسد محسود کی کہانی بھی سنایا کرتے اور فرماتے کہ خدا محسود بنائے حاسد نہ بنائے۔ حسد بہت بُرائیوں کی جڑ ہے۔ خدا اس مرض سے بچائے۔ اس کا مریض کھجلی کے مریض کی طرح اس کو قسم قسم سے ابھارتا اور اِس آگ کو بجھنے نہیں دیتا۔ جو دراصل اسی کو جلا رہی ہوتی ہے۔ جب ضمیر اس کو نادم کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ عیب چینی سے ایک جھوٹی تسلی اپنے دل کو دیتا ہے اور بدگمانی کی راہ اختیار کرکے جو حسد کا ایندھن ثابت ہوتی ہے اس دوزخ کو بھڑکاتا ہے۔ حسد اس کی آنکھ پر ایسی پٹی باندھ دیتا ہے کہ وہ نہیں سوچتا کہ اپنا ہی بُرا کر رہا ہے، محسود کا کچھ نہیں بگڑ رہا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اِن امراض سے محفوظ رکھے۔ اور اپنے بھائیوں کو بھی پیار اور محبت سے نیک اخلاق سکھانے کی توفیق بخشے آمین

دعا بڑی دولت ہے بہت بڑی نعمت ہے۔ جہاں اِس سے اپنے مالک خالق کی محبت بڑھتی ہے۔ وہاں مخلوق کے لئے بھی محبت و شفقت زیادہ ہوتی ہے قلب کی صفائی کا مجرب نسخہ دعا ہے اس سے کام لیں۔ جب اپنے بھائیوں کے لئے دعا کریں گے۔ تو آپ محسوس کریں گے کہ ان کی محبت اور ان کی ہر قسم کی بہی خواہی کی خواہش سچے دل سے آپ کے نفوس میں ترقی پا رہی ہے۔ ایک خاص نرمی اور پیار سب کے لئے دل میں پیدا ہوگا اور سختی کے خیالات مٹ جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

والسلام

مبارکہ

۱۸-۹-۶۳

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

ذکرِ الٰہی اور روحانیت کی فضا میں تین دن

امسال انصار اللہ کا نواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز یکم ۲-۳ نومبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس اجتماع پر شمولیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے سعادتِ عظمیٰ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس گوناگوں برکات کے حامل اجتماع میں شامل ہونے والوں کے لئے ذکرِ الٰہی اور پُرسوز دعاؤں کے علاوہ بزرگانِ سلسلہ کی بیش بہا نصائح سننے کے بے شمار مواقع میسر آتے ہیں۔ یہ تین دن جو اجتماع میں گزارے جاتے ہیں روحانیت کے لحاظ سے انسان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ اور قلوب میں روحانیت کی نمایاں ترقی محسوس کی جاتی ہے اور انصار یہ عزم لے کر واپس جاتے ہیں کہ اجتماع سے پیدا ہونے والی تبدیلی کو برقرار رکھیں گے۔ گزشتہ سال کے اجتماع کے متعلق مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق پنجاب فرماتے ہیں:-

"انصار اللہ کا سالانہ اجتماع خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ جس کے لئے مرکزی عہدہ داران مبارکباد کے قابل ہیں .... مختلف درس قرآن کریم اور احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت عمدگی سے دیئے گئے۔ تقاریر بھی ماشاء اللہ خوب ہوئیں ایک اچھی روحانی فضا تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔"

دوستوں کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس اجتماع میں شامل ہوکر مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امتحان کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب"

۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ہوگا

قابلِ توجہ اہالیان ربوہ

احباب ربوہ کی سہولت کے لئے امتحان کتب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے تین سنٹر مقرر کئے گئے ہیں۔

	سنٹر		سپرنٹنڈنٹ
۱	مسجد مبارک ربوہ	سپرنٹنڈنٹ	مولوی محمد صدیق صاحب لائبریرین خلافت لائبریری
۲	مسجد دار الرحمت غربی غلہ منڈی	"	کیپٹن محمد سعید صاحب
۳	مسجد دار النصر غربی ربوہ	"	مولوی روشن دین صاحب

امیدواران سہولت سے ان تین سنٹروں میں سے جہاں چاہیں امتحان میں شامل ہو جائیں کارکنان صدر انجمن احمدیہ تحریکِ جدید مسجد مبارک میں شامل ہوں۔ رخصت کے لئے نظارت علیا اور وکالت علیا کو لکھ دیا گیا ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

قسط نمبر ۲

اِنگلستان میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی

• برائٹن میں تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز • رسالہ مسلم ہیرلڈ کی اشاعت
• چار مخلص احمدی نوجوانوں کی وفات • لٹریچر کی تقسیم

رپورٹ از نومبر ۶۲ء تا جولائی ۶۳ء

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نائب امام مسجد فضل لندن

دورے

مارچ ۶۳ء کے شروع میں ہماری بریڈ فورڈ کی جماعت کے سیکرٹری تبلیغ مسٹر مبارک احمدلون نے ویکفیلڈ جیل میں ایک قیدی سے ملاقات کی اس دوران میں گورنر جیل نے خواہش ظاہر کی کہ ایک انگریز قیدی کو اسلامی تعلیم کی تبلیغ کے لئے کسی مسلم مشنری کی خدمات کی ضرورت ہے مسٹر مبارک نے لندن مشن کا پتہ دیا۔ چنانچہ جیل کے ڈپٹی گورنر کے ساتھ وقت اور تاریخ کی تعیین کر کے مکرم امام صاحب ۱۷ مارچ کو ویکفیلڈ تشریف لے گئے۔ گردو نواح کے احمدی احباب بریڈ فورڈ میں جمع ہو گئے۔ مکرم امام صاحب نے ان سے خطاب فرمایا اور ان کو احمدیت کا صحیح نمونہ پیش کرنے کی نصیحت کی۔

اگلے دن آپ نے جیل میں انگریز قیدی سے ملاقات کی۔ قریباً ½ ۱ گھنٹہ تک آپ نے اسے اسلامی تعلیمات سے روشناس کیا اور اسے کچھ لٹریچر دیا۔ آپ نے جیل کے ڈپٹی گورنر سے بھی ملاقات کی اور قرآن مجید و فلاسفی آف دی ٹیچنگ آف اسلام اس کو تحفۃً پیش کی۔

افسوسناک انتقال

عرصہ زیر رپورٹ میں جماعت احمدیہ لندن کے چار نہایت مخلص نوجوان وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۔ عبدالمومن صاحب ابن مولوی عبدالمجید صاحب آف کراچی ۶۰ء میں لندن آئے۔ آپ نہایت مخلص اور دیندار نوجوان تھے۔ آتے ہی مشن کے کاموں میں غیر معمولی دلچسپی لینے لگے۔ اور اسی سال مجلس خدام الاحمدیہ لندن کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ اور نہایت خوش اسلوبی سے اس عہدہ پر کام کرتے رہے۔ آپ نوجوانوں میں بے حد مقبول تھے ماہ نومبر میں آپ سکوٹر کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے نماز جنازہ میں کثیر دوستوں نے شرکت کی اور آپ کی ہمشیرہ کی خواہش پر آپ کو ارل فیلڈ کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

۲۔ صوبہ بہار (انڈیا) کے عبدالکریم خان صاحب نہایت مخلص نوجوان تھے۔ آپ ۱۹۵۵ء میں انگلستان آئے اور غیر معمولی کم عرصہ میں T.V. انجنیئرنگ سیکھی۔ یہیں ایک انگریز خاتون کو مسلمان بنا کر ان سے شادی کر لی۔

وفات سے ایک سال قبل مع بال بچوں کے ہندو پاکستان بھی گئے۔ عیدین کے موقع پر مسجد میں لاؤڈ سپیکر نصب کرنے کا انتظام آپ کے ذمہ تھا۔ آپ نہایت مستعدی اور خوش اسلوبی سے اس کام کو سرانجام دیتے رہے مرحوم چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ پاکستان سے ایک اپاہج احمدی بچہ بغرض علاج لندن لایا گیا۔ اس بچہ کو ایک عرصہ تک مکرم امام صاحب نے اپنے پاس مشن میں رکھا۔ لیکن اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی احمدی فیملی بچہ کو اپنے پاس رکھے۔ مرحوم کو جونہی اس کا علم ہوا تو مسجد میں آ کر بچہ کو لے گئے اور جب بھی اس کے بعد چار ماہ کی تعطیل پر یہ بچہ لندن آتا مرحوم اس کو اپنے ہاں لے جاتے اور میں نے خود بارہا دیکھا کہ ان کے گھر میں ان کی شفقت و محبت کو دیکھ کر یہ معلوم کرنا ناممکن تھا کہ مرحوم کے اپنے بچے کونسے تھے اور دوسرا کون۔ ہر شام اس بچہ کو اپنی کار میں سیر کرانے لے جاتے اس کی جملہ ضروریات اپنی جیب سے پورا کرتے۔ ان کی وفات سے ایک طور سے یہ بچہ بھی یتیم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے بال بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔

۳۔ لاہور کے حکیم ظہور الدین صاحب ۱۹۵۸ء میں لندن آئے اور ایک سال تک مشن میں ہی مقیم رہے۔ آپ بے حد خوش طبع اور ملنسار تھے۔ جماعت میں کافی مقبول تھے۔ مشن کے کاموں میں بہت دلچسپی لیتے تھے۔ خصوصاً عیدین کے موقع پر ساری ساری رات جاگ کر کھانا پکانے میں مدد کرتے تھے آپ نے متعدد مرتبہ مجھ سے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ واپس جا کر لاہور سے مسجد کے لئے دیگیں بھجواؤں گا تاکہ اس میں اچھے چاول پک سکیں۔ پچھلے سال آپ نے ساجد یورپ کے لئے ۱۵ گنی کی خطیر رقم عطا فرمائی۔ آپ حال ہی میں اچانک وفات پا گئے۔

آپ کا جنازہ مسجد میں کثیر تعداد دوستوں نے پڑھا۔ آپ کو بروک وڈ کے مسلمان قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیویاں اور متعدد بچے چھوڑے ہیں۔ مرحوم مکرم میاں معراج الدین صاحب کے اکلوتے فرزند تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں۔ احباب سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۴۔ ٹرینیڈاڈ کے نومسلم مسٹر ٹرالیمٹن ۱۹۵۸ء میں مکرم عبدالعزیز دین صاحب کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے۔ آپ پہلے ٹرینیڈاڈ میں پادری تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ نے بڑی محنت کے ساتھ اسلامی تعلیمات کو سمجھنے کی کوشش کی۔ اور ان پر عمل پیرا رہے مرحوم ماہ جون میں حرکت قلب کے بند ہونے کے اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

رسالہ مسلم ہیرلڈ:- لندن مشن کا ماہوار انگریزی رسالہ مسلم ہیرلڈ خاکسار کی ادارت میں باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا۔ افریقہ و یورپ وغیرہ کے علاوہ یہ رسالہ مشرق بعید اور امریکہ بھی بھجوایا جاتا رہا۔

اخبار احمدیہ:- انگلستان کے احمدی احباب کی اکثریت چونکہ پاکستانی دوستوں پر مشتمل ہے اس لئے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اردو زبان میں ایک پندرہ روزہ اخبار کا اجراء کیا جائے۔ اس تجویز کے محرک حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ہوئے۔ اور آپ کے ارشاد کی تعمیل میں ہی خاکسار نے یہ اردو اخبار سائیکلو سٹائل پر چھاپنا شروع کیا ہے۔ اس اخبار میں "الفضل" کی خبروں کا خلاصہ بھی دیا جاتا ہے۔

لجنہ اماء اللہ:- لندن میں ۱۹۵۷ء میں مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ نے لجنہ اماء اللہ کا قیام فرمایا تھا۔ آپ نے اس سلسلہ میں خود دلچسپی لے کر بعض خواتین کو اس کام کے لئے آگے آنے کی تلقین کی تھی چنانچہ آپ کی موجودگی میں ہی لجنہ قائم ہو گئی تھی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مسز سلام صاحبہ نے صدر اور مسز اختری خان صاحبہ نے سیکرٹری کے فرائض انجام دئے۔ لجنہ اماء اللہ ہر ماہ مشن میں میٹنگ منعقد کرتی ہیں جس میں بزرگان سلسلہ کو تقریر کی دعوت دی جاتی ہے۔

خدام الاحمدیہ:- خاکسار کو اس سال انگلستان کیلئے خدام الاحمدیہ کا نائب صدر مقرر کیا گیا چنانچہ خاکسار نے ساؤتھ ہال اور بریڈ فورڈ میں نئی مجالس قائم کیں۔ خدام الاحمدیہ لندن ہر ماہ نیوز لیٹر بھی چھاپتی ہے۔

مسجد میں دی گئی دعوتیں:- وانڈز ورتھ پبلک سکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر ڈکنگ ہیں یہ روٹری کلب آف وانڈز ورتھ کے ممبر بھی ہیں۔ اور عرصہ ۳۸ سال سے اس سکول میں ہیڈ ماسٹری کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ ان کی ریٹائرمنٹ کے موقع پر مشن میں ان کے اعزاز میں ایک دعوت طعام کا انتظام کیا گیا۔ اس موقع پر کمیٔ اور مسز زبن وانڈز ورتھ کو بھی دعوت دی گئی جملہ حاضرین کو دعوت کے اختتام پر مکرم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی ایک کتاب بطور تحفہ پیش کی گئی۔

۲۔ میجر جنرل چینر کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا جنرل صاحب مع بیوی کے آئے۔ جنرل صاحب مکرم میجر عبدالحمید صاحب کے ذریعہ مشن سے متعارف ہوئے ان کو تبلیغ کی گئی اور کتب سلسلہ پڑھنے کو دی گئیں۔

۳۔ مکرم میجر عبدالحمید صاحب کے اعزاز میں الوداعی ٹی پارٹی کا انتظام مشن میں کیا گیا۔

احباب سے جماعت احمدیہ انگلستان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

برائٹن سب مشن کا آغاز

خاکسار جب ۱۹۶۰ء میں پاکستان گیا تھا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوران ملاقات ارشاد فرمایا تھا کہ برائٹن میں تبلیغ کی طرف توجہ دینی چاہیئے حضور اقدس نے ۱۹۲۴ء میں خود برائٹن تشریف لے جانے کا بھی ذکر فرمایا۔ جبکہ برائٹن کے میئر نے حضور اقدس کو چائے کی دعوت پر بلایا تھا۔ حضور اقدس نے اس موقع پر تقریر بھی فرمائی تھی۔ جو وہاں کے لوکل پریس میں چھپی تھی۔ حضور نے مزید فرمایا کہ ۱۹۲۴ء میں حضور کو میئر نے وہ کمرہ بھی دکھایا جہاں ملکہ ایلزبتھ کے زمانہ میں اسکی اسپین کے مقابلہ پر مدد کرنے کے لئے ترک جرنیل ٹھہرے تھے۔ ان جرنیلوں نے اس کمرہ میں کلمہ طیبہ بھی لکھا تھا جس کے آثار اب تک موجود ہیں۔ حضور اقدس نے بڑے جوش سے فرمایا کہ اب پھر اسلام کے سپاہیوں کو تبلیغ کے ذریعہ اس شہر کے باشندوں کی مدد کرنی چاہیئے۔

براٹن لندن سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر ساحل سمندر پر واقع ہے۔ گرمیوں میں لاکھوں کی تعداد لوگ یہاں چھٹیوں پر آتے ہیں۔ ساحل سمندر کا نظارہ یہاں بیحد خوبصورت ہے۔ شہر کے وسط میں رائل پیویلین کے نام سے ایک بہت بڑا محل ہے جو مغلیہ طرز تعمیر کا نمونہ ہے۔ یہ عمارت بوجہ گنبدوں اور میناروں کے مسجد کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ اور پہلی مرتبہ ہر مسلمان یہی سمجھتا ہے کہ شاید براٹن میں بھی مسجد ہے۔ یہ محل لمبے عرصہ تک شاہی خاندان کی تیاگاہ کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ آجکل یہ زائرین کے لئے کھولا گیا ہے۔ براٹن میں ہمارے مبلغین وقتاً فوقتاً جا کر تقاریر کرتے رہے ہیں۔

جولائی میں خاکسار نے جماعت کی مجلس عاملہ کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ ہمیں حضور انور کی خواہش کے تعمیل میں براٹن میں ایک سب مشن قائم کرنا چاہیئے اور براٹن میں موزوں جگہ پر کوئی ہال وغیرہ لے کر ہفتہ وار تقاریر کا انتظام کرنا چاہیئے۔ اسی طرح آہستہ آہستہ ہم یہاں مستقل طور پر باقاعدہ مشن کی بنیاد رکھ سکیں گے۔ مجلس عاملہ نے اس میں کافی دلچسپی لی۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ خاکسار اسبارہ میں مزید کوشش کر کے تفاصیل طے کرے۔ چنانچہ خاکسار اور مکرم عبدالعزیز دین صاحب براٹن گئے اور وہاں کے مقامی لوگوں سے معلومات وغیرہ حاصل کیں۔ اور یہ کوشش کی کہ کوئی ہال مل جائے۔ جہاں ہم باقاعدہ میٹنگز منعقد کر سکیں۔ دوسری مرتبہ خاکسار اور چوہدری عبدالرحمٰن صاحب آف ایسٹ افریقہ مکرم چوہدری رحمت خان صاحب امام مسجد لندن براٹن گئے۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنی کار پیش کی اور ساتھ تشریف لے گئے۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے براٹن کے مشہور رائل پیویلین ہی کا ایک بڑا کمرہ ہمیں مستقل طور پر کرایہ پر مل گیا۔ اور بوجہ رائل پیویلین میں ہونے کے لوگوں کے لئے یہاں آنا بہت آسان ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے اس سے قبل یہاں بہائی اپنی میٹنگ کرتے تھے۔ اور اب اسی کمرہ سے انشاء اللہ ہم مسیح محمدی کا پیغام اہالیان براٹن کو پہنچا سکیں گے۔ اور اہل بہاء کے غلط عقائد کو رد کر سکیں گے۔ انشاء اللہ ہفتہ وار میٹنگ ہفتہ کی شام کو چھ بجے رکھی گئی۔ اور ... ہزار کی تعداد میں اشتہارات چھاپ کر تقسیم کرنے کے لئے خاکسار دو بار براٹن گیا۔ اور گھر گھر جا کر اشتہارات تقسیم کئے۔ اس اشتہار میں پانچ لیکچروں کے عنوانات دئے گئے ہیں اور لوگوں کو دعوت دی گئی کہ وہ تقاریر کے بعد بحث میں حصہ لیں۔ تقاریر کے عنوانات یہ تھے۔

(۱) اسلام کی حقیقت (۲) اسلام اور ادیان سابقہ (۳) مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے (۴) اسلام کی تعلیم (۵) آنحضرت صلعم کی سوانح۔

لوکل اخبارات میں ان میٹنگز کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ پہلی میٹنگ مورخہ ۲۱ ستمبر بروز ہفتہ ۶ بجے شام مقرر تھی۔ خاکسار کے ساتھ لندن سے مکرم عبدالعزیز دین صاحب۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب۔ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب اور مکرم ملک سعید احمد صاحب آف کراچی بھی تشریف لے گئے۔ مکرم امام صاحب بوجہ بیماری کے تشریف نہ لا سکے بوجہ پہلی میٹنگ ہونے کے ہم پانچ سات سے زیادہ لوگوں کی توقع نہ رکھتے تھے چھ بجے میٹنگ کا وقت مقرر تھا۔ میٹنگ سے کچھ عرصہ قبل بھی اشتہارات تقسیم کئے گئے پونے چھ بجے لوگ آنے شروع ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے چھ بجے ہال کا اکثر حصہ بھر چکا تھا۔ حاضرین میں ایک پادری بھی تھا بنیز ورلڈ کانگرس آف فیتھ کی ایک سرگرم رکن۔ وائی ایم سی اے کی یوتھ ایسوسی ایشن کا سکرٹری۔ اور ایک انگریز نے بھی جو ہندو ہو چکا تھا۔ اس میٹنگ میں شرکت کی

اس میٹنگ کے صدارت کے فرائض مکرم عبدالعزیز دین صاحب نے ادا کئے۔ خاکسار نے آدھ گھنٹہ تک اسلام پر تقریر کی مختصر اسلام کے تعارف کے بعد اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ تقریر کے بعد دلچسپ سوالات جوابات کا سلسلہ شروع ہوا جو ساڑھے ۸ بجے تک جاری رہا۔

خصوصاً پادری صاحب سے تو خوب مباحثہ ہوا۔ مسٹر گبریل (انگریز ہندو) نے کہا۔ کہ وہ اپنے آپ کو اب اسلام کے زیادہ قریب سمجھتا ہے۔ اور جو کچھ تقریر میں بتایا گیا ہے۔ اس سے اتفاق رکھتا ہے۔ مکرم عبدالعزیز دین صاحب نے آخر میں یہ تجویز پیش کی۔ کہ جس ہفتہ حضرت مسیح کے صلیبی موت سے بچ جانے پر تقریر ہو۔ اسدن پادری مذکور بھی عیسائیت کی طرف سے بحث میں حصہ لیں۔ پادری صاحب نے اس شرط کے ساتھ آنے کا وعدہ کیا کہ اس کا اعلان اخبارات میں نہ کیا جائے۔ مورخہ ۲۸ ستمبر پادری سے مباحثہ کے لئے مقرر ہوئی۔ ورلڈ کانگرس فیتھ کی ممبر خاتون نے تقریر کے بعد بتایا کہ وہ اگلی میٹنگوں میں ۲۰ کے قریب اور لوگوں کو لانیکی کوشش کرے گی۔

میٹنگ کے اختتام پر لٹریچر تقسیم کیا گیا احباب سے اس مشن کے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت

احباب کی خدمت میں درخواست دعا

مکرم سید عبدالباسط صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سانحہ وفات ساری جماعت کیلئے جتنا دل خراش ودرد فرسا سانحہ ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

یکم ستمبر کو جب حضرت میاں صاحبؓ کی صحت کے لئے مسجد مبارک ربوہ میں اجتماعی دعا کی گئی تو حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری نے اپنے کمرہ ہی میں اس دعا میں شرکت کی تھی کیونکہ آپ ضعف اور بیماری کی وجہ سے مسجد تک پہنچنے سے معذور تھے دوران دعا ہی آپ کی طبیعت اس اثر کے شدید ہو جانے کی وجہ سے بہت ہی خراب اور نڈھال ہو گئی جو حضرت صاحبزادہ صاحب کی ان بہت سی تحریروں کے سبب سے آپ کے دل پر چلا آتا تھا۔ جو آپ کو پہنچتی رہتی تھیں اور جن میں سے بعض میں منذر خوابوں کا ذکر تھا۔ اور بعض میں یہ بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ "مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے جانے کا وقت آگیا ہے آگے اللہ تعالیٰ بہتر جاننے والا ہے" اس تحریری اطلاع سے جو حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی وفات سے چند ہی روز پہلے لاہور سے بھجوائی تھی حضرت حافظ صاحب کی طبیعت بہت ہی مغموم و متفکر رہنے لگی تھی آخر جو مقدر تھا وہ ظہور میں آگیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنی طرف بلالیا

ع بلانے والا ہے سب سے پیارا۔ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

۳ ستمبر کو جب حضرت صاحبزادہ صاحب نور اللہ مرقدہ کا تابوت بہشتی مقبرہ میں لے جانے سے پہلے حضرت حافظ صاحب کو لے جانے کے لئے جیپ کار بھیجی گئی تا انہیں بھی حضرت میاں صاحب کی آخری زیارت کا شرف حاصل ہو جائے لیکن افسوس کہ اس وقت کی اختلاجی حالت کی وجہ سے آپ تشریف نہ لے جا سکے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کی تعزیت کے سلسلہ میں حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں بہت سے تار اور سینکڑوں خطوط آ چکے ہیں اور آرہے ہیں اور بہت سے احباب کرام آپ کی صحت سے متعلق بھی دریافت کر رہے ہیں ان سب کی اطلاع کے لئے عرض کیا جاتا ہے کہ پہلے سے تو افاقہ ہے اختلاجی دوروں میں بھی کمی ہے اور ضعف میں بھی کمی معلوم ہوتی ہے تاہم ابھی خطوط کے جواب لکھوانے کی طاقت نہیں ہے کئی روز تک تو آپ کی خوراک اوولٹین کی تین پیالیوں تک محدود رہی اب پھلکے کے چند لقموں کی زیادت ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خطوط کے فرداً فرداً بھی جوابات دیئے جائیں گے مگر اس کے لئے کچھ وقت چاہیئے۔

احباب سے درخواست ہے کہ حضرت حافظ صاحب کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعائیں فرماتے رہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے براہ راست تربیت یافتہ اب چند گنتی کے لوگ رہ گئے ہیں اور حضرت حافظ صاحب تو فرمایا کرتے ہیں کہ جس زمانہ سے وہ آنے والے ہیں اس زمانہ کے لوگوں میں شاید حضرت حافظ صاحب اب آخری فرد ہیں ایسے احباب ساری جماعت کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ (خاکسار سید عبدالباسط دارالصدر شرقی ربوہ)

لیڈر

صفحہ ۲ سے آگے

ہے مثلاً اشتراکیت یا فاشزم۔ ڈکٹیٹر شپ اور جمہوریت کے بین بین حکومت کی کئی صورتیں ہیں جن کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں ہمارے بعض مسلمان سیاستین نے اسی نقطہ نظر سے اسلامی حکومت کو بھی ایک آئیڈیالوجی کے طور پر پیش کیا ہے اس لئے یہ بھی ڈکٹیٹر شپ ہی ہے جو دنیوی نظریہ کی بجائے مذہبی نظریہ پر مبنی ہے اور خالص ڈکٹیٹر شپ کی طرح یہ بھی ایک استبدادی حکومت ہے جو عملاً جمہوریت کے منافی ہے

فی الواقعہ نظریاتی حکومت یورپ کے ازمنہ وسطیٰ کی مذہبی حکومت کی طرف ہی رجعت پسندانہ اقدام ہے یہی وجہ ہے کہ جہاں جہاں ڈکٹیٹر شپ موجود ہے وہاں آئے دن خونی انقلابات ہوتے رہتے ہیں اگر اس قسم کی حکومت مذہب کے نام پر قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی تو یہ ملک و قوم کے لئے سخت خطرناک ثابت ہو گی، کیونکہ دنیوی اصولوں میں تو پھر کچھ لچک ہوتی ہے مذہبی اصولوں میں یہ شے بالکل مفقود ہو جاتی ہے اور تعصب انتہائی درجہ پر پہنچ جاتا ہے جس میں ذرا لچک نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اس قسم کی حکومت کو

لا اکراہ فی الدین

کہہ کر ناجائز قرار دیا ہے۔ اسلام ہرگز کسی آئیڈیالوجیکل حکومت کا موید نہیں ہے اس لئے ہم شیعہ اخبار کے فاضل مقالہ نگار سے متفق ہیں کہ یہاں جو اسلامی حکومت برپا کی جا سکتی ہے وہ SECULAR حکومت کے نمونہ پر ہی ہو سکتی ہے ورنہ خدا نہ کرے یہاں مذہبی عقائد کے اختلافات وہی قیامت برپا کریں گے جو ازمنہ وسطیٰ میں یورپ میں برپا رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم نے بارہا اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بازی ممنوع قرار دی جائے

آخری قسط

تحریک پچیس لاکھ روپے سالانہ

مکرم عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال

اس تحریک کے متعلق آخری بات جو خاکسار احباب جماعت اور خصوصاً عہدیداران جماعت کے گوش گزار کرنا چاہتا ہے۔ یہ ہے کہ ایک فرضی اور جھوٹی عزت کی خاطر کوئی ایسا طرز عمل اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ جس میں سلسلہ کا نقصان ہو۔ بے شک انسان کی فطری کمزوریوں میں سے ایک بڑی کمزوری یہ بھی ہے کہ انسان بعض دفعہ ایسی شہرت کی خواہش کرنے لگتا ہے۔ جس کا وہ مستحق نہیں ہوتا۔ لیکن ایسی خواہش کا نتیجہ کبھی خوشگوار نہیں ہوا کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران کے رکوع ۱۹ میں فرمایا ہے لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا فلا تحسبنھم بمفازۃ من العذاب ج ولھم عذاب الیم۔

ترجمہ:۔ تو ان لوگوں کو جو اپنے کیے پر اتراتے ہیں اور جو کام انہوں نے کیا۔ اس کی بابت بھی چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے (تو ان لوگوں کے متعلق) ہرگز یہ مت سمجھ کہ وہ عذاب سے بچ جائیں گے۔ ان کے لئے تو دردناک عذاب مقدر ہے۔

۲۔ اس وعید کی وجہ یہ ہے کہ الٰہی جماعتوں کی کامیابی کا انحصار افراد جماعت کی اپنی جدوجہد پر نہیں ہوا کرتا بلکہ تائید الٰہی پر ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پوری تائید اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک جماعت کے تمام افراد یک جان ہو کر اسی کی راہ میں زور نہ لگائیں۔ جیسا کہ سورۃ صف کے پہلے رکوع میں آتا ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون ० کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص ०

ترجمہ:۔ اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو تم نہیں کرتے۔ ایسی بات کا دعوے کرنا جو تم کرتے نہیں ہو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی ناپسندیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تو انہی لوگوں کو پسند کرتا ہے (اور انہیں کی امداد کرتا ہے) جو اس کی راہ میں اس طرح صف باندھ کر جانیں لڑاتے ہیں۔ گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

۳۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ابھی تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقرر کردہ منزل پچیس لاکھ روپے سالانہ تک نہیں پہنچ سکے۔ حالانکہ "متواتر کئی سال سے" حضور جماعت کو توجہ دلا رہے ہیں کہ اسے اپنی آمد کا بجٹ پچیس لاکھ تک پہنچانا چاہیئے۔ ابھی تک ہماری جماعت نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی" (پیغام بنام نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء) بے شک بہت سی جماعتوں نے اس اہم فریضہ کی طرف مزید توجہ کی ہے اور صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں یعنی چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی نو لاکھ روپیہ سے بڑھ کر سترہ لاکھ روپیہ کے قریب پہنچ چکی ہے۔ لیکن ابھی تک کئی جماعتوں نے اس طرف توجہ ہی نہیں کی۔ اور جنہوں نے توجہ کی ہے انہوں نے بھی پوری توجہ نہیں کی "پس میں" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں "تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے (پیغام مذکورہ بالا) جیسا کہ اس سلسلہ مضامین میں وضاحت کی گئی ہے۔ اور اپنی ذمہ داری سمجھ کر اس پر پورا پورا عمل کرنا چاہیئے۔

۴۔ کوئی شخص یہ خیال نہ کرے کہ خاکسار محض فرضی اور قیاسی طور پر یہ کہہ رہا ہے۔ کہ کئی جماعتوں کے عہدہ داروں نے اس بارہ میں اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھا۔ نہیں بلکہ آئے دن مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں کی طرف سے جن میں بعض بڑی بڑی اور اہم جماعتیں بھی شامل ہیں بعض ایسی تجاویز اور مطالبات موصول ہوتے رہتے ہیں۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات اور ارشادات کے عین الٹ ہوتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان عہدہ داروں نے حضور کا منشاء مبارک سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی اور اس کے برخلاف نہ صرف اپنی جماعتوں میں صحیح اور مناسب جدوجہد نہیں بلکہ مرکز کو بھی اپنی خواہشات کے پیچھے چلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس طرح جماعت کی ترقی میں معاون ہونے کی بجائے روک بن رہے ہیں۔

۵۔ ہماری ترقی کا راز محض اور محض اللہ کے فضل اور خلیفۂ وقت کی مکمل اطاعت میں مضمر ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی کے مقابلہ میں ہماری اپنی سمجھ بوجھ پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتی کیونکہ حضور کو خود ذات باری کی تائید حاصل ہے حضور فرماتے ہیں:۔ (یہ اقتباس قبل ازیں اسی سلسلہ مضامین کی قسط نمبر ۲ میں پیش کیا جا چکا ہے۔ لیکن اس کی اہمیت کے پیش نظر اسے پھر دوہرایا جاتا ہے) حضور فرماتے ہیں:۔

"میں اسی سلسلہ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری شریعت نے یہ حکم دیا ہے کہ تمہیں خدا کے رسول پر تقدم نہیں کرنا چاہیئے اور یہ حکم محض خدا کے انبیاء سے مخصوص نہیں۔ بلکہ جس طرح ایک رسول پر تقدم منع ہے اسی طرح اس کے خلیفہ پر بھی تقدم منع ہے۔ پھر ایسا خلیفہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی فتح کے لئے جرنیل مقرر کیا ہو۔ اس پر تقدم تو نہایت ہی ناجائز بات ہے اور جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر معاملہ میں ڈر ڈر کر اور پھونک پھونک کر قدم رکھے ایسا نہ ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی مورد بن جائے۔ ہر قدم ہمارے لئے ایسا ہے۔ کہ اس میں خدائی راہنمائی کی ضرورت ہے اور خدا کا میرے ساتھ یہ سلوک ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے فضل سے میری راہنمائی فرماتا ہے اور بعض دفعہ الفاظ میں وہ مجھ پر وحی نازل کر دیتا ہے۔ اور بعض دفعہ میرے قلب پر وہ اپنا فیصلہ نازل کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک میرے ساتھ اتنی کثرت اور تواتر سے ہوتا ہے کہ میں خود حیران رہ جاتا ہوں کہ میری زبان سے کیا نکل رہا ہے۔ مگر ابھی چند دن نہیں گزرتے کہ جو کچھ میری زبان پر جاری ہوا ہوتا ہے وہ واقعات کی صورت میں دنیا میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے"

(مجلس مشاورت ۱۹۲۶ء)

(الفضل مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۳ء)

۶۔ چنانچہ زیر نظر تحریک پچیس لاکھ روپے سالانہ کے پورا ہونے کے صرف آثار ہی ظاہر نہیں ہوئے۔ بلکہ آدھی منزل بھی طے ہو چکی ہے۔ ۱۹۵۵ء کے آخر پر جب حضور نے یہ تحریک فرمائی تھی۔ کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں سما سکتی تھی۔ کہ ہمارے چندوں میں اس تیزی سے اضافہ ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور اب تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ دیکھتے دیکھتے منزل مقصود کو پا لیں گے پس مبارک ہیں وہ لوگ جو دن رات اس تحریک کی کامیابی کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کر رہے ہیں۔ حضور کی زبان مبارک سے نکلنے کے بعد اس تحریک کی کامیابی مقدر ہو چکی۔ فکر صرف یہ ہے۔ کہ ہم میں سے کوئی ایک فرد بھی اس کے لئے خاطر خواہ کوشش کرنے سے محروم نہ رہ جائے۔ لہٰذا خاکسار تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت سے التجا کرتا ہے کہ اس بارہ میں حضور کے فرمودات پچھلے اعلان پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ج واحسنوا ج ان اللہ یحب المحسنین

(البقرہ ۔ ع ۲۴)

ترجمہ:۔ اور اللہ کے رستے میں مال خرچ کرو۔ اور اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان (یعنی نیکی کو سنوار کرنے سے) کام لو۔ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

ولادت

میرے ماموں جان مکرم ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب ملتان کے ہاں بہت آرزوؤں کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ بچہ کی درازیٔ عمر اور خادم الدین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین ہونے کی دعا فرمائیں بچے کے والد مکرم ڈاکٹر صاحب حال ہی میں لندن ڈاکٹری کی مزید تعلیم حاصل کرنے گئے ہیں۔ احباب ان کی سلامتی کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(نثار سرور سول ہسپتال ملتان شہر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میں تقریباً دس ماہ سے بہت بیمار چلا آ رہا ہوں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار مشتاق احمد۔ جالپور۔ ضلع نوابشاہ)

۲۔ میرے لڑکے پر ایک مقدمہ دائر ہے احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

بشیر احمد پٹواری ساکن گھنیا لیالی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

معاصرین سے

٭ چند قابل توجہ باتیں ٭ عدم توازن کی ایک مثال ٭ ایک سوال اور اس کا جواب

چند قابل توجہ باتیں

دیو بندی فرقہ کے بزرگ رہنما حضرت شیخ الہند دیو بندی مولوی رشید احمد گنگوہی کا مرثیہ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:-

زباں پر اہل اَھوَا کی ہے کیوں اُعْلُ ھُبَل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی

اس شعر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کو حضور خاتم النبیین سرور کائنات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثانی قرار دیا گیا ہے

اسی پر بس نہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

پھریں تھے کعبہ میں پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

گویا کعبہ شریف بھی جو بیت اللہ ہے وہاں عرفان الٰہی لوگوں کو حاصل نہ ہو سکتا تھا اس لئے ذوق و شوق عرفانی رکھنے والے لوگ کعبہ میں ضلع سہارنپور کے قصبہ گنگوہ کا رستہ پوچھ رہے تھے

اور مزید فرماتے ہیں:-

تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار ارنی مری دیکھی بھی نادانی

اس شعر میں مولوی گنگوہی صاحب کی قبر کو طور سے تشبیہہ دی ہے جس پر خود اللہ تعالےٰ نے تجلی فرمائی تھی۔

...رتے ہیں:-

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریمؑ

یعنی عیسےٰ علیہ السلام نے تو صرف مردوں کو زندہ کیا تھا لیکن مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا

"اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریمؑ" کے الفاظ خصوصاً قابل غور ہیں کہ حضرت ابن مریم آپ بھی تو دیکھیں ذرا ہمارے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی مسیحائی کو دیکھیں۔

دنیا جانتی ہے کہ ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالےٰ نے حضور کو مخاطب کر کے فرمایا!

لولاک لما خلقت
الافلاک

کہ اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک پیدا نہ کرتا لیکن مفکر ملت حکیم امت علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

عالم ہے فقط مومن جانباز کی میراث
مومن نہیں جو صاحب لولاک نہیں ہے
(بال جبریل صـ۵۳)

یعنی مومن وہی شخص ہے جو اس مقام پر فائز ہو کہ اسے اللہ تعالےٰ مخاطب کر کے کہے اگر تو نہ ہوتا تو افلاک کی تخلیق نہ ہوتی! حالانکہ صاحب لولاک کا جلیل القدر مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا کسی شخص کو حاصل نہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

دم بدم روح القدس اندر معینے می دمد
من نمی گویم مگر من عیسٰیؑ ثانی شدم

اور حکیم الامت علامہ اقبال التجائے مسافر بر درگاہ محبوب الٰہی میں فرماتے ہیں:-

تری لحد کی زیارت ہے زندگی دل کی
مسیح و خضر سے اونچا مقام ہے تیرا

گویا حضرت حکیم الامت علامہ اقبال کے نزدیک حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا مقام حضرت عیسےٰ روح اللہ و کلمۃ اللہ وجیہاً فی الدنیا والآخرۃ کی شان رکھنے والے خدا کے نبی اور رسول سے بھی بڑھ کر ہے

کیا وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ پر الزام دیتے ہیں کہ انھوں نے مسیح موعود کا دعویٰ کر کے مجازی اور ظلی نبی کے الفاظ استعمال کر کے حضرت مسیح علیہ السّلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی ہے اپنے بزرگوں کے ان اشعار پر غور کریں گے۔"

(پیغام صلح ۲۵ ستمبر ۶۳)

عدم توازن کی ایک مثال

ایک رسالہ کے رسولؐ نمبر پر پاکستان کے ایک دینی ماہنامہ کا تبصرہ:-

"نعتیہ غزلوں اور نظموں نے تو اس شمارۂ خاص کو باغ و بہار بنا دیا ہے۔ ہندو شعراء کا نعتیہ کلام بھی اس میں شامل ہے اس باب کا سرنامہ یہ مصرعہ ہے

اے کہ در مدحت نہ تنہا دوستاں رطب اللساں

چوہدری غلام احمد پرویز کے مضمون کو دیکھ کر حیرت ہوئی کیا مدیر صاحب کو اس کا علم نہیں کہ علماء کرام متفقہ طور پر اس شخص کو کافر قرار دے چکے ہیں اس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کے نام اور اس کے کلام کو رسولؐ نمبر میں دیکھ کر اور حیرت ہوئی"

تو گویا اصل یہ ٹھہری کہ نظر بجنسہٖ منا قال پر ہے نہ کہ ما قال پر۔ قائل کی شخصیت پر رہے نہ کہ قول پر، متکلم کی ذات پر رہے نہ کہ کلام پر۔!

—— اور اس میں بھی یہ تفریق و امتیاز کہ ساری رواداری ہندوؤں اور مسیحیوں کے ساتھ مخصوص و محدود!

یہ طرز عمل ان دینی شخصیتوں کا جن کی کتاب ہدایت بار بار یہ ہدایت کر رہی ہے کہ انصاف سے کام اپنے دشمنوں اور مخالفوں کے حق میں بھی لو۔ اور اختلاف کو اختلاف ہی کی حد تک رکھو۔ صدق کو وہ بہ فرض محال، کوئی نعت ابو جہل یا ابو لہب کی کہی ہوئی ہاتھ لگ جاتی تو وہ اسے فخر و مسرت سے چھاپ دیتا اور اس بناء پر ہرگز اسے رد نہ کر دیتا کہ اس کا کہنے والا فلاں اور فلاں ہے۔"

(صدق جدید ۔ ۲۰ ستمبر ۶۳ء)

ایک سوال اور اس کا جواب

سوال:- حضور رسول پاک کی یہ حدیث کس کتاب میں ہے کہ اس امت میں ہر صدی کے شروع میں مجددین آتے رہیں گے کیا شیعہ لوگ بھی اس حدیث کو مانتے ہیں ان کے عقیدہ میں کون کون سے علماء مجدد ہو گزرے ہیں ؟

جواب:- ہر صدی میں مجدد آنے کی حدیث اہل سنت کی کتابوں میں سے سنن ابی داؤد وغیرہ میں موجود ہے شیعہ حضرات بھی اسے تسلیم کرتے ہیں اور ان کی معتبر کتاب مستدرک میں جامع الاصول سے یہ حدیث منقول ہے شیعہ کے نزدیک قرون ماضیہ کے مجدد یہ بزرگ تھے۔

۱۔ پہلی صدی کے مجدد حضرت امام باقرؓ وفات ۱۱۴ ہجری
۲۔ دوسری صدی کے مجدد حضرت امام رضاؓ وفات ۲۰۳ھ
۳۔ تیسری صدی کے مجدد ملا محمد بن یعقوب الکلینی وفات ۳۲۹ھ
۴۔ چوتھی صدی کے مجدد سید مرتضیٰ علم الہدیٰ وفات ۴۳۶ھ یا بقول بعض علماء شیخ مفید وفات ۴۱۳ھ
۵۔ پانچویں صدی کے مجدد شیخ فضل حسین صاحب تفسیر مجمع البیان وفات ۵۴۸ھ
۶۔ چھٹی صدی کے مجدد خواجہ نصیر طوسی وزیر ہلاکو خان وفات ۶۷۲ھ
۷۔ ساتویں صدی کے مجدد علامہ ابن مطہر حلّی وفات ۷۰۶ ہجری
۸۔ آٹھویں صدی کے مجدد محمد جمال الدین صاحب شہید اوّل وفات ۷۸۶ ہجری
۹۔ نویں صدی کے مجدد شیخ علی بن عبد العالی الکرکی العاملی (محقق ثانی) وفات ۹۴۰ ہجری
۱۰۔ دسویں صدی کے مجدد شیخ محمد بن الحسین العاملی المعروف شیخ بہائیؒ وفات ۱۰۰۳ھ
۱۱۔ گیارہویں صدی کے مجدد ملا باقر مجلسی وفات ۱۱۱۱ ہجری
۱۲۔ بارہویں صدی کے مجدد ملا محمد باقر بہبانی وفات ۱۲۸۰ھ
۱۳۔ تیرہویں صدی کے مجدد مرزا محمد بن حسن الشیرازی وفات ۱۳۸۰ ہجری

یہ فہرست شیعہ مذہب کے ثقہ جلیل رکن الاسلام محمد ہاشم الخراسانی المشہدی نے منتخب التواریخ میں پیش کی ہے یہ کتاب ۱۳۴۹ھ میں بڑی آب و تاب سے طہران میں شائع ہوئی ہے۔

(واللہ اعلم بحقیقۃ الحال)

درخواست ہائے دعا

خاکسار ۳ سال سے چار پانچ امراض میں مبتلا ہے نیز خاکسار کی اہلیہ مسماۃ شمس بی بی صاحبہ کو بھی عرصہ دراز سے متعدد بیماریاں لاحق ہیں، صحابہ کرام، بزرگان عظام ہماری روحانی و جسمانی و شفاء عاجلہ و صحت کاملہ کے لیے دعا فرما دیں،

خاکسار سید مشتاق احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سمبل پور اڑیسہ۔ (بھارت۔)

۲۔ بندہ کے والد صاحب کا اپریشن ڈسکہ کے ہسپتال میں ہوا ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

خاکسار محمد عبداللہ خان۔ ڈسکہ۔ (سیالکوٹ)

۳۔ حضرت حکیم مولوی نظام الدین صاحب مبلغ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر ضیاء الدین محمود کھاریاں کینٹ)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو کے نام ایک مراسلہ میں بھارتی پارلیمنٹ کے بیاس غیر کانگرسی اراکین نے شیخ عبداللہ اور ان کے ساتھیوں کی غیر مشروط رہائی اور اُن کے خلاف مقدمات واپس لینے کا پر زور مطالبہ کیا ہے۔ میں کہا گیا ہے کہ شیخ عبداللہ اور ان کے ساتھیوں کے خلاف ایک مدت سے مقدمات چلائے جا رہے ہیں جو کہ تاحال فیصلہ طلب ہیں۔ ان مقدمات کو واپس لیا جائے۔ کیونکہ اگر انہیں جاری رکھا گیا تو ملک کی معیشت اور خارجہ پالیسی پر برا اثر پڑے گا۔

خط میں اس امر کی طرف خاص طور پر اشارہ کیا گیا ہے کہ شیخ عبداللہ اور ان کے ساتھیوں کے خلاف مقدمات پر غیر معمولی اخراجات ہو رہے ہیں اور یہ بے جا اسراف ایسے وقت میں اور بھی ناقابل برداشت ہے۔ جبکہ ملک معاشی طور پر مہنگائی کی صورتِ حال سے دوچار ہے اگرچہ ان مقدمات پر اب تک خرچ ہونے والی رقم کا صحیح پتہ نہیں چل سکا تاہم اب تک جو بھی حسابات سامنے آئے ہیں ان پر شدید قسم کی لے دے ہو رہی ہے۔ خط میں اس خدشہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ ابھی ان مقدمات کے فیصلہ میں کئی سال لگیں گے۔ جن پر لامحالہ کافی مقدار میں مزید رقم خرچ آئے گی۔

• منیلا ۳۰ ستمبر۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق اس امر کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ فلپائن مستقبل قریب میں وفاق ملائشیا کو تسلیم کر لے۔ حال ہی میں تنکو عبدالرحمٰن وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا تھا کہ اگرچہ سراوک وفاق ملائشیا میں شامل ہو چکا ہے۔ لیکن سراوک سے متعلق فلپائن کا دعوےٰ دونوں ملکوں میں موضوع بحث ہو سکتا ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ تنکو عبدالرحمٰن کے اس بیان سے فلپائن کی مخالفت ختم ہو چکی ہے۔ کل تنکو عبدالرحمٰن نے ایک بیان میں کہا میں صدر مکاپاگل کے سامنے کئی تجاویز پیش کر چکا ہوں۔ لیکن صدر مکاپاگل ان سے متاثر نہیں۔ آئندہ میں کوئی تجویز پیش نہیں کروں گا۔ اب تجویز پیش کرنا صدر مکاپاگل کا اپنا کام ہے۔

• راج شاہی ۳۰ ستمبر۔ گذشتہ شب ستر بھارتی باشندے مسلح فوجیوں کی زیر حفاظت تھانہ شوگنج کے قریب پاکستانی علاقہ میں داخل ہوئے اور ۳۰ بھیڑ مویشی ہانک کر لے گئے۔ ڈپٹی کمشنر راج شاہی نے متعلقہ بھارتی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نام ایک خط میں اس حادثہ کی تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستانی باشندوں کے مویشی واپس کئے جائیں۔ بتایا گیا ہے کہ بھارتی باشندوں نے سبول پور کی سرحدی چوکی پر متعین بھارتی فوجیوں کی امداد سے یہ حرکت کی۔

• سائگون ۳۰ ستمبر۔ جمہوریہ ویتنام کی حکمران ٹولی نے کہا ہے کہ وہ سابق صدر جوان بوش کو جلاوطن کر کے جمیکا یا نیدرلینڈز بھیج دے گی۔ یاد رہے کہ بوش کو ۲۵ روز قبل انقلاب کے ذریعہ معزول کر دیا گیا تھا۔ اب ملک پر تین افراد پر مشتمل سویلین ٹولی کی حکومت ہے۔ سابق صدر پر الزام عائد کیا گیا تھا کہ انہوں نے ملک میں انتشار برپا کر دیا تھا اور وہ کمیونسٹ اصولوں پر عمل پیرا تھے۔

• اقوام متحدہ (نیویارک) ۳۰ ستمبر۔ نیپال کے وزیر خارجہ ڈاکٹر تلسی گیری نے کہا ہے کہ روس اور امریکہ نے جو مثال قائم کی ہے۔ اس کی تقلید کرتے ہوئے چین اور بھارت کو چاہیئے کہ وہ اپنی مشترکہ سرحد پر کشیدگی کم کرنے کی کوشش کریں۔ ڈاکٹر تلسی گیری گذشتہ روز جنرل اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے، آپ نے کہا کہ چین بھارتی سرحد پر جو کشیدگی پائی جاتی ہے اس سے نیپال کو بہت تشویش لاحق ہے۔ نیپالی وزیر خارجہ نے کہا کہ چین اور بھارت کے لیڈروں کو روس اور امریکہ کی تقلید کرتے ہوئے کشیدگی کم کرنی چاہیئے۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ چین اور امریکہ میں جو اختلافات پائے جاتے ہیں وہ اس مسئلہ کے حل کی راہ میں حائل نہیں ہوں گے۔

• واشنگٹن ۳۰ ستمبر۔ صدر کینیڈی نے منگل کو وزیر خارجہ، وزیر تجارت اور وزیر زراعت کی کانفرنس طلب کی ہے تاکہ روس کو گندم دینے کی تجویز پر غور کیا جا سکے۔ اٹاوا (کینیڈا) سے اطلاع ملی ہے کہ ابھی روس اور کینیڈا میں گندم کے سوال پر بات چیت جاری ہے۔

• کینبرا ۳۰ ستمبر۔ بھارت کا پانچ رکنی فوجی وفد سڈنی پہنچ گیا ہے۔ یہ وفد آسٹریلیا سے چھوٹے ہتھیار اور فضائی ریسرچ کے لوازم حاصل کرے گا۔

درخواست دعا

میرے ایک عزیز کے لڑکے یونس احمد کو مورخہ ۲۸ ستمبر کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ علاج وغیرہ کیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ اور ہر قسم کے زہریلے اثر سے محفوظ رکھے (آمین)

(نذیر احمد ناصر۔ ربوہ)

ضرورت ہے

نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے ایک بی ایس سی۔ بی ٹی۔ اور ایک پی ٹی آئی (جونیئر ڈپلوما ہولڈر) کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ و گرانی الاؤنس گورنمنٹ کی شرح کے مطابق۔ رہائش کا انتظام سکول کے احاطہ میں کر دیا جائے گا۔ ان ٹرینڈ بی ایس سی بھی درخواست دے سکتی ہیں۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے [illegible]

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو ذیل کے ٹنڈروں کے لئے کوٹیشنیں مطلوب ہیں:-

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر مع سٹورز کی مختصر تفصیل و تعداد کے	ٹنڈر فارم کی قیمت معہ خرچ ڈاک رجسٹریشن (ناقابل واپسی)	ڈرائنگز و سپیسفکیشنز (بشرط ضرورت) دفتر زیر دستخطی سے مذکورہ ذیل قیمت کے عوض دستیاب ہو سکتے ہیں	تاریخ فروخت	مطلوبہ تاریخ و وقت	کھلنے کی تاریخ و وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	PS/223/3-63 پروجیکٹرز 35 M.M. SOUND دو عدد	۱۰/- روپے	×	۱/۱۰/۶۳ تا ۲۹/۱۰/۶۳	۳۰/۱۰/۶۳ کو ۸ بجے صبح	۳۰/۱۰/۶۳ کو ۹ بجے صبح
۲	PS/217/1-63 (الف) میگنیٹ برکس آف سارٹس ۱۲۰۶۰ عدد (ب) سلیکا فائر برکس ۱۰ سیٹ (ج) نوزل فائر کلے ۱۱۰۰ عدد (د) شاپر ہیڈ فائر کلے ۱۱۰۰ عدد (ہ) شاپر سلیو فائر کلے ۴۰۰ عدد (و) کامینٹ میگنیٹ ۵ ٹن	۱۰/- روپے	۱۲/- روپے	۱/۱۰/۶۳ تا ۳۰/۱۰/۶۳	۳۱/۱۰/۶۳ کو ۸ بجے صبح	۳۱/۱۰/۶۳ کو ۹ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل انتقال) دفتر زیر دستخطی اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے تمام ایام کار میں سوائے جمعہ صبح ۹ بجے سے بارہ بجے تک مذکورہ بالا قیمت کے عوض نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈز، بنک ڈیپازٹ، اور سیونگز سرٹیفکیٹ وغیرہ ٹنڈر فارم کی قیمت کے طور پر قبول نہ ہوں گے۔ صرف انہی ٹنڈر فارموں پر آنے والی پیشکشوں پر غور ہو گا۔ ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۳۔ اس سلسلے میں کوئی ٹنڈر یا انکوائری یا خط زیر دستخطی کے نام ہرگز نہ بھیجی جائے۔

اے حمید پی آر ایس چیف کنٹرولر آف پرچیز۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷